اسلام کے خلاف ایک اور سازش

پاکستان میں بہائی تحریک

تعارف :

۲۳ مئی ۱۸۴۴ء کو ایران میں مرزا علی محمد شیرازی نے اس فرقے کی بنیاد رکھی اور بعد میں اپنے آپ کو امام مہدی اور نقطۂ اول یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام کی طرح اپنے مقام کو ظاہر کیا ۔ ۹ ؍ جولائی کو اپنے آپ کو باب کہلانے لگا اور اس کے پیروکار بابی کہلانے لگے ۔ اس وقت حکومت ایران نے ان کے خلاف فوراً کارروائی کی اور بابیوں کو پھانسی دیدی گئی یا گولی مار دی گئی لیکن کچھ پیروکاروں نے چھپ کر جان بچائی ۔

جب باب نے اپنے مقصد کو ظاہر کیا تو مرزا حسین علی جو باب کا پیروکار کہلاتا تھا ، اس وقت اس کی عمر ستائیس سال تھی اور حسین نے بعد میں اپنے آپ کو بہاؤ اللہ کہا ، اس نے بھی اس اسلام دشمن تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا ۔ حکومت ایران نے مرزا حسین علی بہاؤ اللہ کو اس اسلام دشمن تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے پہلے جیل میں قید کیا پھر جلاوطن کر کے بغداد بھیج دیا ۔

بغداد کی جیل میں مئی ۱۸۶۳ء میں اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو مسیح موعود کہا (یہ بات واضح رہے کہ یہ دونوں شیعہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے) جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو بچے کھچے بابیوں نے اپنے آپ کو اس کا پیروکار کہلایا اور بہائی کہلانے لگے ۔

بغداد سے خلافتِ عثمانیہ کے دور میں اسے ایڈریانوپل (ترکی) بھیجا گیا ۔ پھر وہاں سے ۳۱ ؍ اگست ۱۸۶۸ء کو عکہ میں بھیجا گیا ۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسے رہا کیا گیا اور ۲۹ ؍ مئی ۱۸۹۲ء کو مر گیا ۔ اس وقت اسکی عمر ۷۵ سال تھی ۔

بعد میں یہ تحریک وصیت نامہ کے مطابق بہاء اللہ کے بڑے بیٹے عباس آفندی جو بعد میں عبدالبہاء کہلایا، کے زیر قیادت آئی۔ اس کی قیادت میں بہائی مذہب مغربی ممالک میں پہلی مرتبہ متعارف کرایا گیا۔ یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ ۱۹۱۸ء میں سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد فلسطین میں بہائیوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے فوجی گورنر جو کہ حیفہ میں مقیم تھے، اس نے عبدالبہاء کو ایک تمغہ پیش کیا (۲۷ اپریل ۱۹۲۰ء) اس کے بعد سر عبدالبہاء عباس کے بی۔ ای کے لقب سے مشہور ہوگیا۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب وہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء کو مرا تو برطانوی ہائی کمشنر برطانوی گورنر مقیم یروشلم اور دوسرے برطانوی اعلیٰ افسروں نے اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا ابتداء ہی سے اس تحریک کے ساتھ کس قسم کا تعلق تھا۔

آج کل اس تحریک کا بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر حیفہ اسرائیل میں ہے۔

بہاء اللہ کی اصل تعلیمات کو اب نئے ڈھانچے میں ڈھالا گیا اور مندرجہ ذیل نقاط پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے:

۱۔ بنیادی عدل اور انصاف۔

۲۔ بین الاقوامی یک جہتی۔

۳۔ وہ حربہ استعمال ہو جس میں دنگا فساد اور خون خرابہ نہ ہو۔

۴۔ سیاسی آزادی۔

۵۔ معاشی اصلاحات۔

۶۔ تعلیم۔

وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب چیزیں اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتیں جب تک انسانیت ایک پلیٹ فارم پر اور تمام مذاہب ایک پلیٹ فارم پر نہ آ جائیں۔

اس پس منظر میں یہ چیز اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جب ہم صیہونیت کی منزل مقصود کو پیش نظر رکھیں یعنی پوری دنیا پر حکومت کی جائے اور بین الاقوامی مرکزی طاقت اسرائیل ہو (تمام دنیا پر حکومت کرنا غالباً کمیونسٹ نظریہ کے مطابق) اور جہاں تک مختلف مذاہب کا تعلق ہے تحقیقات کے نام پر مختلف مذاہب کو بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اب ان کے نزدیک سب سے بڑا چیلنج اسلام ہے۔ وہ تحقیقات کے نام پر اسلام میں شک و شبہ پیدا کرنے اور اسلام کو بھی بے بنیاد دین

قرار دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں تاکہ پرانے مذاہب کو ختم کرنے کے لئے وقت کے مطابق نیا مذہب قائم کیا جائے۔

صہیونیوں نے اس بات کی اجازت بہائیوں اور مرزائیوں کو دے رکھی ہے کہ وہ اپنی تحریک کا ہیڈ کوارٹر اور مشن اسرائیل میں رکھیں اور بہائیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں بنا رکھا ہے۔ جس کا نام بیت العدل اعظم یعنی بین الاقوامی انصاف گھر ہے۔ یہ بھی دلچسپی کی بات ہے کہ مرزائیوں کا جو مشن اسرائیل میں ہے وہ بھی حیفہ میں ہے۔ کیا یہ دونوں ایک ہی تھیلی کی مولی نہیں ہیں؟

یہ بات نشاندہی کرتی ہے کہ بہائی اور مرزائی دونوں ایک ہی مشن پر کام کر رہے ہیں، لیکن مذہبی امور کی مختلف سطح پر۔ اسی طرح فری میسن کی کارکردگی کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ بھی سیاسی طور پر مختلف ممالک میں صہیونیوں کے لئے کام کر رہی ہے۔

پاکستان میں بہائی تحریک :

برصغیر میں بہائی تحریک برطانوی دورِ حکومت میں آئی اور اس کی پہلی روحانی محفل بمبئی میں منعقد ہوئی۔ یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ پاکستان میں بہائیوں نے اس وقت زیادہ تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانی (دونوں گروپ) کو اقلیت یعنی غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ پاکستان میں ان مقامات پر بہائی سنٹر قائم ہیں:

لاہور، کراچی، حیدر آباد، ٹھٹھہ، سکھر، کوئٹہ، ساہیوال، ملتان، لائلپور، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی، مری، ایبٹ آباد، کوہاٹ، پشاور، سکردو، رحیم یار خان اور مستقبل میں سرگودھا، گوجرانوالہ اور دوسرے مقامات پر مراکز قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ علاوہ ازیں تقریباً ۲۵ چھوٹے مرکز ہیں۔

آئندہ پانچ سالوں میں پورے پاکستان میں مختلف شہروں میں اپنے مراکز قائم کرنے کا پروگرام ہے۔ پاکستان میں بہائیوں کا ہیڈ کوارٹر بہائی ہال کراچی نمبر ۵ ہے۔ تمام ہدایات پاکستان کے مختلف مراکز میں کام کرنے اور نئے مراکز قائم کرنے کے لئے بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر حیفہ اسرائیل سے آتی ہیں۔

بہائی میگزین اور بہائی نیوز کراچی سے اپنے بہائی ۱۹ روزہ ماہ کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ اور ہر مقامی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا ہے۔

ان کا تبلیغی طریقہ کار خصوصاً پاکستانی نوجوانوں کے لئے اور ان بیرونی ممالک سے آنے والے

طلباء کیلئے جو پاکستان میں پڑھ رہے ہیں، سے متعلق یہ رپورٹ ملی ہے کہ وہ ایرانی لڑکیوں کو تبلیغ کے لئے استعمال کر رہے ہیں (حوالہ کیلئے دیکھئے "المنبر" ۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء "بعنوان بیرون ممالک سے آنے والے عیسائی بہائی اور قادیانی طلباء) اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں شادی اور طلاق کا بہت ہی آسان طریقہ ہے۔

حال ہی میں گلستان ہوٹل لائلپور میں ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں زرعی یونیورسٹی کے طالب علم اور مختلف لوگوں نے شرکت کی اور اتحادِ انسانی پر تقریر ہوئی۔ مگر لوگوں نے اس تقریر پر بہت سے اعتراضات کئے کہ آپ ختم نبوت کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتے اس سے فساد برپا ہونے کی وجہ سے یہ جلسہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

اسی طرح لاہور میں تقریباً ۹ نومبر ۱۹۷۵ء کو لارنس گارڈن میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں پاکستانی اور غیر پاکستانی بہائی لڑکے لڑکیاں تھے۔ وہاں پر سیکیورٹی کا آدمی آیا اور اس نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسا اجلاس ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ بہائی مذہب کے متعلق ایک تبلیغی جلسہ ہے تو سیکورٹی کے آدمی نے کہا کہ آپ پبلک جگہ پر ختم نبوت کے خلاف تقریر نہیں کر سکتے، اس پہ ایرانی عورت نے تقریر بند کر دی۔

یہ واقعات ہم تک پہنچے ہیں اور اس کے علاوہ کئی ایسے واقعات ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہو سکا۔

یہ لوگ اس نقطے پہ زور دیتے ہیں کہ اگر کوئی ملک حملہ آور ہو تو اپنی حکومت اس کے حوالے کر دینی چاہیئے کیونکہ ہم امن پسند اور انسانی یک جہتی کے قائل ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کراچی، لاہور، ایبٹ آباد اور راولپنڈی میں انہوں نے اپنے مرکز خریدے ہیں اور لاہور میں ان کا مرکز امریکن سنٹر کے سامنے ہے۔ کراچی میں انہوں نے اپنا مرکز (HAPPY HOME) ۱۰ لاکھ، لاہور میں ۲½ لاکھ، جبکہ راولپنڈی میں بھی اپنا مرکز واقع سٹلائٹ ٹاؤن بھی تقریباً ۲½ لاکھ میں خریدا ہے۔ اس کے علاوہ ایبٹ آباد میں کاکول روڈ پر اس جگہ کے قریب مرکز کے لئے جگہ خریدی ہے جہاں قادیانیوں نے اپنا مرکز قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

جہاں تک تنظیمی ڈھانچے کا تعلق ہے تو اس طرح کہ مقامی محفل میں ۹ افراد کی تعداد ہوتی ہے، اس کے علاوہ دوسرے ممبر بھی ہوتے ہیں۔ پھر علاقائی کمیٹی پھر محفل ملی اور اس کے بعد بین الاقوامی محفل جس کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے۔ پاکستان میں جتنی محفلیں ہیں، ان سب کے

سیکرٹری حضرات جن کے ساتھ خط و کتابت ہوتی ہے تقریباً ایرانی ہیں۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق (پاکستان ٹائمز ۱۳ر دسمبر) راولپنڈی میں ۱۲ر دسمبر کو ایک محفل منعقد کی گئی تھی۔ اس میں ملک محمد جعفر وزیر برائے امور سیاحت و اقلیت نے تقریر کی اور کہا کہ پاکستان میں مذہبی اور ثقافتی آزادی اور اقلیتوں کو خاص رعایت ہے مگر — Impact International U.K. — ۱۰ر اپریل ۱۹۷۵ء کے مطابق عرب بائیکاٹ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بہائی تحریک پر مکمل پابندی صہیونیت کے ساتھ تعلق ہونے کی بنا پر لگا دی گئی ہے۔ اس فیصلے کی بنا پر تمام عرب ملکوں میں جتنی بہائی مذہب کی عبادت گاہیں ہیں، انہیں ختم کر دیا جائیگا۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل شیخ صالح بن قزاز نے بذریعہ تار اس کمیٹی کو اپنی حمایت کا پورا یقین دلایا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ مکہ مکرمہ میں جس قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا، اسی قرارداد میں بہائیوں کو بھی غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔

کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے بہائی مذہب کو بھی اقلیت میں شمار کر لیا ہے، اسی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ رابطہ عالم اسلامی نے اپنی قرارداد کے ذریعے بہائیوں کو اقلیت قرار دیا ہے اور عرب بائیکاٹ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق تمام عرب ممالک میں اس تحریک پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ موجودہ حکومت اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات اور تعاون بڑھانا چاہتی ہے اور فلسطینی عوام کے ساتھ ہمدردانہ اور منصفانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے عالمی برادری پر زور دے رہی ہے، حکومت پاکستان پر لازم ہو جاتا ہے کہ دینی و سیاسی نقطۂ نظر سے بہائی تحریک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔ اس طرح صرف فلسطینی اور عرب بھائی ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمان آپ کو خراج تحسین پیش کریں گے۔

(بشکریہ "المنبر" لائلپور)